# روسی ایوانِ بالااور چیچنیا کی جنگ

روسی قانون سازوں نے ۷ فروری کو ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں چیچنیا میں فوجی مداخلت ختم کر کے قفقاز کی اس ریاست میں ایک کمیشن کی تشکیل کا مطالبہ کیا گیا ہے جسے چیچنیا سے متعلق مربوط پالیسی وضع کرنے کا فرض سونپا جائے۔

پارلیمنٹ کے ایوانِ بالا "فیڈریشن کونسل" نے روسی صدر بورس یلسن، حکومت، ایوانِ زیریں (ڈوما) اور دستوری کونسل سے کہا ہے کہ وہ چیچن باشندوں کے آئینی حقوق اور شہری آزادیوں کی بحالی کے لیے واحد تصور اور واحد پروگرام پر مبنی پالیسی کا تعین کر کے اس کے نفاذ کے لیے اقدامات کریں۔

فیڈریشن کونسل نے کہا کہ صدر، حکومت اور پارلیمنٹ کی طرف سے استقلال کا اعلان کرنے والی جنگ زدہ ریاست کے بحران کے حل کے لیے اب تک کیے گئے اقدامات سے مثبت نتائج سامنے نہیں آئے ہیں۔ کیونکہ ان اقدامات کے سلسلے میں ریاست کے مختلف اداروں کے درمیان رابطے کا فقدان تھا۔ قررداد میں کریملن پر زور دیا گیا ہے کہ وہ چیچنیا میں فوجی مداخلت بند کر دے۔ قرار داد میں کہا گیا: "ہم چیچنیا میں بڑے پیمانے پر ایک نئی فوجی مداخلت کی اجازت نہیں دے سکتے"۔ ماسکو میں قبل ازیں اعلیٰ طاقت کی حامل سیکورٹی کونسل نے چیچنیا کے خلاف سخت موقف اختیار کیا تھا، جس میں چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی میں روسی فوج کی موجودگی کے خلاف اور آزادی کے لیے مظاہروں کو غیر قانونی قرار دیا گیا تھا۔ روسی حکومت نے حال ہی میں چیچنیا سے روسی افواج کے ممکنہ انخلاء کا عندیہ دیا تھا لیکن مسلسل چار دنوں تک آزادی کے حق میں مظاہروں نے روسی حکومت کے موقف میں ایک بار پھر سختی پیدا کر دی ہے۔

ایک دوسری خبر میں بتایا گیا کہ ۶ فروری کو روسی فوجیوں نے دارالحکومت گروزنی کو مکمل طور پر گھیرے میں لے لیا تھا جہاں سینکڑوں مظاہرین مسلسل پانچویں روز بھی روسی فوج کے انخلاء کے لیے دھرنا مار کر بیٹھے رہے۔ ڈوکو زاگائیف کی روس نواز حکومت کی ان دھمکیوں کے باوجود کہ وہ مظاہروں کو کچل دیں گے، چیچن حکومت کے ایک ترجمان، رسلان مارتگوف نے کہا "آج فوجی طاقت کا استعمال نہیں کیا جائے گا"۔ ۶ فروری کو گروزنی شہر کے اندر پیدل یا سواری کے ذریعے داخل ہونا یا باہر نکلنا